بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
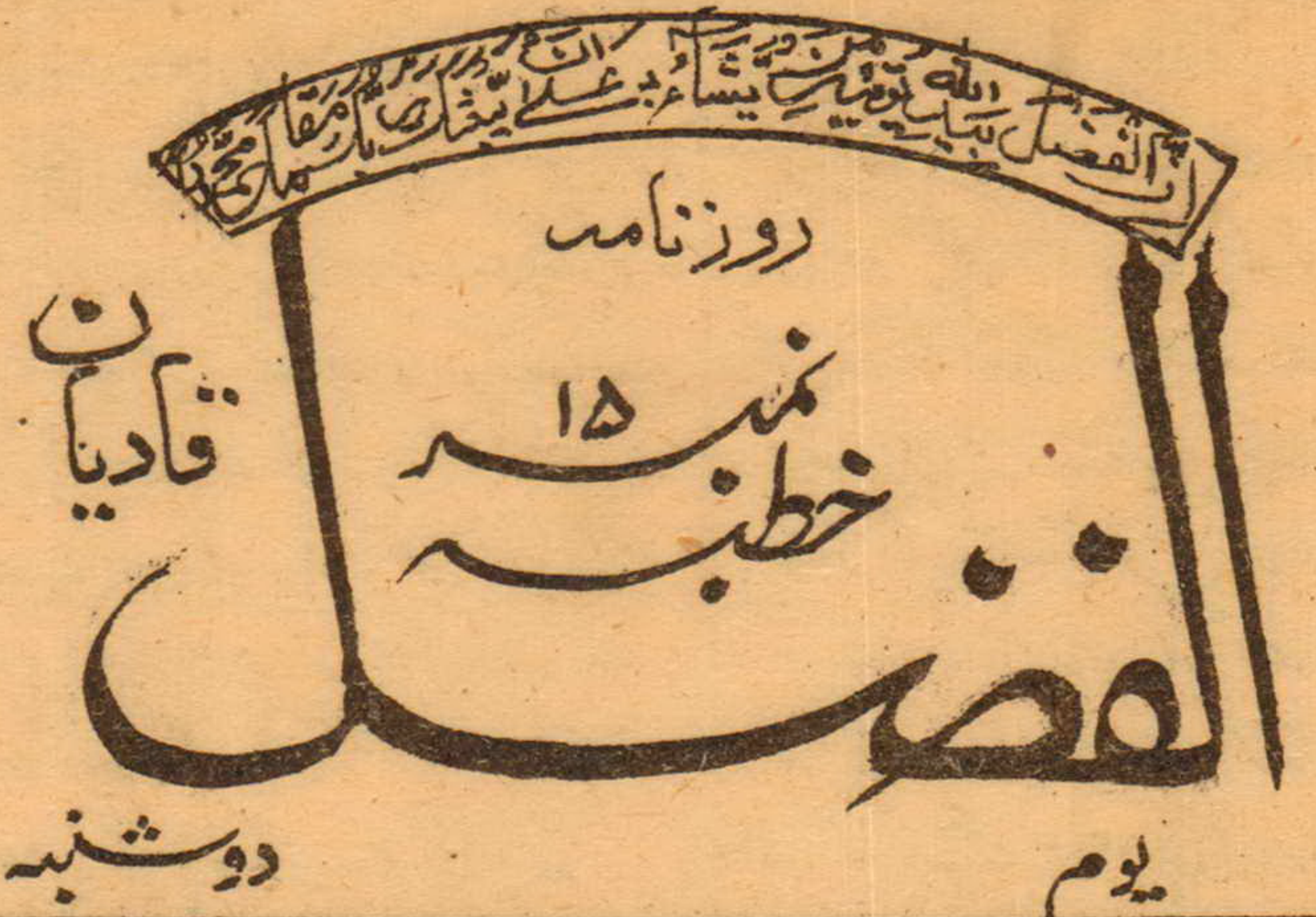
روزنامہ الفضل قادیان — خطبہ نمبر ۱۵

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ — ۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ھ ش — ۲۴ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ — ۷ مئی ۱۹۴۵ء — نمبر ۱۰۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی عام طبیعت اچھی ہے۔ لیکن پیٹ میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج اور کل بھی بعد نماز مغرب سے عشاء تک حضور مجلس میں رونق افروز رہے۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سخت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو پرسوں سے پاؤں میں درد نقرس کی شکایت تھی۔ آج افاقہ ہے۔ لیکن ہاتھ کے جوڑ میں درد کی شکایت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

— آج بعد نماز عصر چوہدری احمد جان صاحب کی لڑکی عزیزہ سعیدہ اختر کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی اور دعا کی۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

— نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب اور ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا کو دھاریوال آریوں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے بھیجا گیا۔ — کل بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں مکرم مولوی عبد المنان صاحب عمر نے مجلس خدام الاحمدیہ کی دینیات کلاس کے لئے مسیح اور دیانت پر تقریر فرمائی۔

خطبہ جمعہ

آئندہ کے حالات کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے چند رؤیا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ ماہ شہادت ۱۳۲۴ھ ش مطابق ۲۷ اپریل ۱۹۴۵ء

مرتبہ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو بعض باتیں بتائی جاتی ہیں۔ اس کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ انسان اس سے فائدہ اٹھائے۔ لیکن بعض دفعہ لوگ ان باتوں کی طرف پوری طرح توجہ نہیں کرتے۔ یا پوری طرح ذہن اس طرف نہیں جاتا۔ پھر وہ وقت آنے پر تکلیف اٹھاتے ہیں۔ ان دنوں میں دیکھتا ہوں کہ

کپڑے کی تکلیف

لوگوں کے لئے بہت بڑھ رہی ہے۔ یہاں قادیان میں تو شائد لوگوں کو صبر کی عادت پیدا ہو چکی ہے۔ اس لئے یہاں اتنا شور اور واویلا نہیں۔ لیکن بیرونجات میں کپڑے کے متعلق اس قدر تکلیف پیدا ہو چکی ہے کہ بعض جگہ پر گورنمنٹ کے افسروں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ

مردے بغیر کفن کے

دفن کئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ اپنے کنٹرول کے ماتحت بہت کچھ انتظام تو کرتی ہے۔ اور وہ انتظام ایک حد تک سہولت کا موجب بھی ہوتا ہے۔ لیکن جب کوئی چیز استعمال کرنے والوں سے کم ہو جائے۔ تو پھر مشکلات کا بڑھنا ایک قدرتی امر ہے۔

بنگال کے متعلق خبریں

شائع ہوئی ہیں۔ کہ کپڑے کی دقت کی وجہ سے بعض عورتوں نے خودکشی کر لی۔ کیونکہ ان کے پہلے کپڑے پھٹ گئے۔ اور ستر ڈھانکنے کے لئے اور کپڑے میسر نہیں آسکے۔ اور بعض گھرانوں کے متعلق یہ اطلاعات شائع ہوئی ہیں۔ کہ آٹھ آٹھ دس دس افراد کے پاس ایک ہی چادر ہے۔ باری باری جو باہر جاتا ہے اسے اوڑھ لیتا ہے۔ اور باقی افراد کو گھر میں ننگا ہی بیٹھنا پڑتا ہے اور بنگال کے بعض گھرانوں کے متعلق یہ خبریں بھی شائع ہوئی ہیں۔ کہ ان کی عورتیں سال سال بھر سے گھر سے باہر نہیں نکلیں۔ کیونکہ ان کے پاس کپڑے نہیں جنہیں پہن کر وہ باہر جاسکیں۔ ان حالات کے پیدا ہونے سے پہلے اللہ تعالےٰ نے

مجھے ان حالات کی خبر دے دی

تھی۔ جو میں نے متفرق مواقع پر جماعت کے سامنے بیان کر دی تھی۔ ایک موقعہ پر تو ایک دوست نے بتایا ہے۔ کہ جب سلطان محمود صاحب کی شادی ہوئی۔ اور ان کے ولیمہ کی دعوت مدرسہ احمدیہ میں ہوئی تو اس موقعہ پر میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ کہ

ہر گھر میں چرخے

رکھے جائیں۔ اور خود سوت کات کر اس کے کپڑے بنوا کر پہنا کریں۔ یہ واقعہ ۱۹۴۳ء کا ہے۔ اسی طرح ۴۲ء یا ۴۳ء کے جلسہ کے موقعہ پر بھی میں نے

اپنا رؤیا

تمام دوستوں کے سامنے سنا دیا تھا۔ کہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ میں نے کھدر کی قمیص پہنی ہوئی ہے۔ اور رؤیا میں ہی سمجھتا ہوں۔ کہ یہ کھدر کی قمیص پہننا کسی کانگرسی قسم کی تحریک کے ماتحت نہیں بلکہ اقتصادی حالات کے نتیجہ میں ہے۔ اور اس وقت میں نے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ کپڑا یقیناً کم ہونے والا ہے۔ جہاں تک ہو سکے گھروں میں سوت کاتنے اور کپڑا بنوانے کا کام کیا جائے۔ تاکہ اگر خود تمہارے لئے دقت نہ ہو۔ تو تمہارا بچا ہوا دوسرے غریبوں کے کام آسکے۔ بعض لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے ایسی توفیق دی ہوتی ہے۔ کہ وہ جس قیمت پر بھی چیز میسر آسکے خرید لیتے ہیں۔ چنانچہ ایک دوست نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا مجھ پر ایسا فضل ہوا ہے۔ کہ جو چیز ہم جنگ سے پہلے استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ اب اس کو استعمال کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی۔ حالانکہ قیمتیں پہلے سے بہت بڑھ چکی ہیں۔ تو بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنکو

جنگ کے حالات کی وجہ سے سہولت

میسر آگئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے ان کے روپیہ میں فراوانی بخش دی ہے۔ مگر بہت سا طبقہ ملک کا ایسا بھی ہے جس کی حالت اس قسم کی نہیں۔ کہ وہ ہر قیمت پر کپڑے خرید کر استعمال کر سکے۔ پس جہاں میں

اللہ تعالےٰ کے اس احسان کا اظہار

کرتا ہوں۔ کہ اس نے قبل از وقت اپنے فضل سے اس غیب کی خبر سے مجھے اطلاع دے دی۔ کہ کپڑے کا فقدان ملک میں ہونے والا ہے۔ وہاں میں جماعت کا شکوہ تو نہیں کرتا۔ لیکن افسوس ضرور ہے۔ کہ اس خواب سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ شکوہ میں اس لئے نہیں کرتا۔ کہ خود میرا ذہن بھی اس قسم کی کمی کی طرف نہیں گیا تھا۔ کہ کپڑے کی دقت اس قسم کی ہونے والی ہے۔ کہ بعض علاقوں میں مردے بغیر کفن کے دفن کئے جائینگے۔ بہرحال میں نے جماعت کو توجہ دلا دی تھی۔ اور میں نے

اپنے گھروں میں بھی کہا

تھا کہ چرخے منگوا کر رکھو اور سوت کات کر کپڑا بنوایا کرو۔ تاکہ اگر تمہیں دقت پیش نہ آئے تو کم از کم غرباء

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

کے لئے ہی کپڑا مہیا کر سکو۔ لیکن میں افسوس سے کہتا ہوں کہ ہمارے گھر میں بھی پوری طرح اس پر عمل نہیں کیا گیا گو چرخے تو منگوا لئے مگر سوت کاتنے کا کام اس وقت رویا کے ماتحت شروع نہیں ہوا بلکہ اب آکر شروع ہوا ہے جب یہ کام رویاء کے ماتحت نہیں کہلا سکتا بلکہ عملاً کپڑے کی کمی ہو جانے کی وجہ سے ہے چونکہ یہ زمانہ بظاہر ابھی چھ ماہ یا سال دو سال تک ممتد معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اب بھی جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے ان کو چاہئے کہ عورتیں گھروں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے چرخے رکھیں اور سوت کات کر جلاہوں سے کپڑے بنوا لیں۔

ہمارے علاقہ ضلع گورداسپور میں

سوت کا کپڑا بننے کا رواج کم ہے۔ حالانکہ ایسی کھڈیاں نکل آئی ہیں جن سے اچھے سے اچھا کپڑا بنا جا سکتا ہے۔ اگر ہمارے کسی دوست کو خدا تعالیٰ توفیق دے تو ہمارے ضلع کا سوت کا کوٹہ جو رائیگاں چلا جاتا ہے یا دوسرے ضلع والے اس سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں یا یہاں کے لوگ دوسرے ضلعوں کے پاس چنگے بھاؤ فروخت کر دیتے ہیں۔ یا لوگوں کی بے پرواہی کی وجہ سے ہمارا ضلع اپنے حق کا مطالبہ ہی نہیں کرتا تو اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی کو توفیق ملے تو یہ بھی اچھی تجارت ہے کہ

کپڑا بننے کی کھڈیاں

لگائی جائیں اور سوت کا جو کوٹہ ملتا ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کر دیا ہوا ہے کہ ضلع وار سوت تقسیم کیا جائے۔ میں نہیں جانتا ہمارے ضلع کو کیا ملتا ہے۔ یا ہمارا ضلع لیتا بھی ہے یا نہیں لیکن کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے ضلع کا حق نامنظور کیا جائے۔ اگر اس قسم کے کارخانے والے زور دیں تو بہرحال پہلے اگر نہیں بھی ملتا تو آئندہ اس ضلع کا حق دینے سے گورنمنٹ انکار نہیں کریگی۔

انہی دنوں میں

میرا ایک رویا

اور رنگ میں بھی پورا ہوا ہے۔ اس کا بھی اظہار کر دینا چاہتا ہوں۔ جس وقت امریکہ میں مسٹر روزویلٹ کا انتخاب ہو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ الیکشن ہو رہا ہے اور مسٹر روزویلٹ کے ساتھ ایک اور شخص کا نام لیا جا رہا ہے۔ اور جب ووٹ گنے گئے تو پہلے تو مسٹر روزویلٹ کے ووٹ زیادہ ہوتے گئے لیکن آخر میں جا کر دوسرے شخص کے ووٹ بڑھ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ بتائی تھی کہ چونکہ میں ان دنوں یہ دعا کر رہا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ امریکہ اور انگلستان کے لوگوں کی توجہات اس طرف پھیر دے کہ وہ اپنے مفتوح دشمنوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک نہ کریں کیونکہ آئندہ دنیا کا امن اسی بات پر مبنی ہے کہ قوموں میں صلح اور امن قائم رکھا جائے اور کسی قوم کو سختی سے دبایا نہ جائے اس لئے اس خواب کی تعبیر غالباً یہ نہیں کہ مسٹر ڈیوی جیت جائیں بلکہ یہ ہے کہ ان کی پارٹی کی تجویز کہ جرمنی پر زیادہ سختی نہ کی جائے آخر کامیاب ہو جائیگی۔ چنانچہ ایسے حالات بھی پیدا ہو رہے ہیں اور ایسی رو چل رہی ہے کہ مختلف ملکوں کے مختلف افراد اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں لیکن یہ رویاء اس رنگ میں بھی پورا ہوا کہ مسٹر روزویلٹ برسر اقتدار آنے کے بعد جنوری ۱۹۴۵ء میں اپنے نئے عہدہ پر بیٹھے اور اپریل ۱۹۴۵ء کے شروع میں فوت ہو گئے اور خدا تعالیٰ نے اس رویاء کو اس رنگ میں بھی پورا کر دیا کہ دوسرا شخص ان کی جگہ پریذیڈنٹ بن گیا۔ گو وہ مسٹر ٹرومین ہیں مسٹر ڈیوی نہیں۔

عجیب بات

ہے میں لاہور میں تھا جب یہ خبر آئی شیخ بشیر احمد صاحب نے مجھے یہ خبر سنائی تھی۔ نماز کے بعد اس کے متعلق باتیں شروع ہوئیں تو ایک نوجوان جو واقف زندگی ہیں اور فورمین کرسچن کالج میں پڑھتے ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ میں نے یہ ڈائری جس میں آپ کا یہ رویا شائع ہوا۔ بعض لڑکوں کو پڑھنے کے لئے دی تھی اور جب مسٹر روزویلٹ پریذیڈنٹ ہو گئے تو انہوں نے کہا کہ یہ خواب تو غلط نکلا۔ میں نے کہا ساتھ ہی اس کی تعبیر بھی بتائی ہوئی ہے اس کی طرف کیوں توجہ نہیں کرتے صرف ظاہر کی طرف کیوں جاتے ہو۔ خواب میں نے بتایا ہے کہ دعا وہ ایک اور امر کے لئے کر رہا تھا اس کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے ظاہر کی طرف اشارہ معلوم نہیں ہوتا۔ اس پر ان میں سے ایک نوجوان نے کہا ہیں یہ نہیں مانتا اب اگر خواب پورا کرنا ہے تو روزویلٹ کو مار دو۔ گویا اس کے لئے خواب کو پورا کرنے کی ایک ہی صورت تھی۔ کہ مسٹر روزویلٹ فوت ہو جاتے اور یہ عجیب بات تھی کہ اس کے منہ سے ایسا لفظ نکلا جو قدرت کی طرف سے ایک دوسرے رنگ میں

خواب کو پورا کرنے کا ذریعہ

بننے والا تھا۔

اسی تسلسل میں مجھے اپنا ایک رویا یاد آگیا جو ۱۹۴۱ء کے شروع کا ہے۔ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر دوسرے دن شام کو باہر سیر کرتے وقت میں نے یہ رؤیا چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کو سنا دیا تھا اور ام طاہر مرحومہ (رضی اللہ عنہا) کو بھی سنایا تھا کچھ عرصہ کے بعد

وہ خواب

مجھے بھول گیا ایک دن ٹہلتے ٹہلتے مجھے اس کا خیال آیا اور اس پر نے سوچنا شروع کیا کہ وہ خواب کیا تھا۔ میں نے ام طاہر مرحومہ (رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ مجھے ایک خواب بھول گیا ہے۔ اس وقت وہ ذہن میں نہیں آتا۔ وہ اہم خواب تھا۔ انہوں نے کہا ایک خواب آپ نے مجھے بھی سنایا تھا وہی تو نہیں۔ پھر انہوں نے وہ خواب سنایا اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ آپ نے مجھے خواب سناتے وقت یہ بتایا تھا کہ یہ خواب آپ نے چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کو بھی سنایا تھا۔

وہ خواب بھی

آئندہ کے حالات کی طرف اشارہ

کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ترکوں کے علاقہ میں ہوں۔ اور ایک بڑی بھاری عمارت ہے اس میں ٹھہرا ہوا ہوں کسی نے میری دعوت کی ہے اور میں اس دعوت میں گیا ہوں جب میں دعوت سے واپس آیا ہوں تو اس وقت میں اکیلا ہوں۔ ساتھ والے دوست جو ہیں ان میں سے کوئی بھی اس وقت ساتھ معلوم نہیں ہوتا۔ عمارت جس میں ہم ٹھہرے ہوئے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ صرف ام طاہر مرحومہ رضی میرے ساتھ ہیں اور وہ اوپر کے کمرے میں سو رہی ہیں جب میں اس عمارت کے پہلے کمرے میں داخل ہوا ہوں تو مجھے پیچھے سے آہٹ سنائی دی اور مجھے شبہ ہوا کہ کوئی شخص کمرے کے اندر آنا چاہتا ہے میں نے روشندان میں سے باہر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ ایک شخص فوجی وردی پہنے ہوئے کمرے کے اندر جھانک رہا ہے میں نے کھڑکی کے پاس سے آکر باہر کی طرف جھانکا تو مجھے معلوم ہوا کہ چند فوجی افسر باہر کھڑے آپس میں باتیں کر رہے ہیں اور انکا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ حملہ کر کے عمارت کے اندر گھس جائیں۔ میرے دار اور دوسر ساتھی اس وقت تک نہیں پہنچے۔ میں نے جلدی جلدی اوپر چڑھنا شروع کر دیا تاکہ ام طاہر (مرحومہ رضی اللہ عنہا) کو بیدار کر دوں بہت اونچا جا کر عمارت ایسی ہے کہ ایک طرف شیڈ سا بنا ہوا ہے۔ اور ساتھ صحن ہے۔ وہاں ام طاہر (مرحومہ رضی اللہ عنہا) سو رہی ہیں اور ایک بچہ ان کے پاس سو رہا ہے۔ میں نے جس وقت یہ خواب دیکھا

۱۹۴۱ء کی بات

ہے۔ اس وقت ہماری لڑکی امۃ الجمیل ساڑھے تین سال کی تھی۔ تو میں نے دیکھا کہ ام طاہر (مرحومہ رضی اللہ عنہا) وہاں سو رہی ہیں اور ان کے ساتھ ایک بچہ سو رہا ہے۔ میں نے ام طاہر (مرحومہ رضی اللہ عنہا) کو جگانا شروع کیا۔ لیکن وہ میرے جگانے پر جلدی نہ اٹھیں۔ میں کہتا ہوں۔ خطرہ ہے اٹھو اور بچہ کو لے لو مگر انہوں نے اٹھنے میں دیر کی تو میں نے وہ بچہ اٹھا لیا اس وقت وہ بچہ لڑکا بن گیا ممکن ہے اللہ تعالیٰ ام طاہر مرحومہ رض کی بچیوں یا بچوں کو مبارک لڑکا دے۔ یا امۃ الجمیل جو لڑکے کی صورت میں دکھائی گئی ہے۔ ممکن ہے جیسے حضرت مریم علیہا السلام کے متعلق آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہی مردوں کے کام کی توفیق دے دے بہرحال میں نے بچہ کو اٹھا لیا اور میں نے کہا لو میں بچہ لے کر چلتا ہوں۔ تم جلدی جلدی میرے پیچھے آؤ۔

وہاں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے مٹی ڈال کر کسی اونچی جگہ پر رستہ بنا دیا جاتا ہے۔ جیسے پہاڑوں پر مکان ہوتے ہیں۔ اور ایک منزل نیچے اور ایک اوپر ہوتی ہے۔ اور اوپر کی منزل کے ساتھ بھی گو وہ اونچی ہوتی ہے۔ پہاڑ پر رستہ مل جاتا ہے۔ اسی طرح اس مکان کی بھی دوسری یا تیسری منزل ہے۔ اور وہاں سے بھی ایک سڑک نیچے کی طرف جاتی ہے۔ اس پر میں تیز تیز چلتا ہوں۔ اور پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا جاتا ہوں۔ اور اُمّ طاہر مرحومہ (رضی اللہ عنہا) کو اشارہ کرتا چلا جاتا ہوں۔ کہ جلدی جلدی چلو۔ دُور جانے کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ

کچھ جھونپڑیاں

ہیں۔ جن کی پھوس کی دیواریں اور پھوس کی چھتیں ہیں۔ وہاں ایک کٹہرے کے ساتھ جو سڑک پر بنا ہوا ہے۔ مجھے ایک عورت نظر آئی۔ میں نے اسے کہا کہ کیا یہاں کوئی ٹھہرنے کی جگہ مل سکتی ہے؟ اس نے کہا ہاں مل سکتی ہے۔ اتنے میں اُمّ طاہر (مرحومہ رضی اللہ عنہا) بھی قریب آ گئیں۔ اور میں نے اس عورت سے کہا کہ بتاؤ کونسی جگہ ہے۔ وہ ہمیں گاؤں میں لے گئی۔ جیسے گاؤں میں جگہیں ہوتی ہیں کہیں اپلے پڑے ہیں۔ اور کہیں کوڑا کرکٹ پڑا ہے۔ ایسی جگہوں سے چلتے چلتے ایک چھوٹی سی پھوس کی دیواروں والی جھونپڑی آئی۔ وہ ہمیں وہاں لے گئی۔ کچھ لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ میں نے ان سے حالات پوچھنے شروع کئے۔ حالات پوچھتے ہوئے مذہب کی باتیں شروع ہو گئی ہیں۔ اسوقت میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ تمہارا مذہب کیا ہے۔ تو ان میں سے ایک مرد پہلے تو ہچکچاتا ہے۔ اسکے بعد اس نے کہا کہ ہم ایک نئے مذہب کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے کہا وہ کونسا فرقہ ہے۔ تو پھر وہ ایسے رنگ میں جیسے کوئی شخص خیال کرتا ہے کہ مخاطب اس کے متعلق نہیں جانتا۔ اس لئے وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کو بتانا فضول ہے کہتا ہے۔ کہ

ہندوستان کا ایک فرقہ

ہے۔ میں نے کہا ہندوستان کا کونسا فرقہ ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہندوستان میں ایک شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ ہم اس کے مرید ہیں۔ پھر وہ کچھ خلافت کا بھی ذکر کرتا ہے۔ کہ

وہاں ہمارا خلیفہ ہے

مجھے اس پر خواب میں خوشی ہوتی ہے اور میں اسے بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جس کے متعلق تم کہتے ہو وہ خلیفہ میں ہی ہوں۔ وہ میری بات فوراً سمجھ کر اشارہ کرتا ہے۔ کہ آپ بولیں نہیں اور اس کے بعد اس نے الگ یا کان میں مجھے بتایا۔ کہ ہم چند لوگ احمدی ہیں۔ اور باقی لوگ دہریہ ہیں۔ میں پوچھتا ہوں یہ کونسا علاقہ ہے۔ تو وہ کہتا ہے یہ

روس کا علاقہ

ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ ان لوگوں کو آپ کا پتہ لگ جائے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ یہ رویا بھی اس امر کی خوشخبری ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ چاہے تو

روس میں احمدیت کی تبلیغ

کے ذرائع کھول دے۔ ممکن ہے ترکی کے علاقہ کی طرف سے یا ایران کے علاقہ کی طرف سے اللہ تعالےٰ روس میں تبلیغ اسلام کا رستہ کھول دے۔

آخر میں میں اپنا

ایک تازہ رویا

جو اہم ہے۔ اور جس کا بیان کرنا میرا اصل مقصود تھا اسے بیان کرنا چاہتا ہوں میں نے دیکھا کہ میں قادیان کے شمال مشرق کی طرف ہوں کچھ اور لوگ بھی میرے ساتھ ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ساتھ ہیں۔ میں نے وہاں بڑی بڑی عمارتیں دیکھی ہیں۔ جیسے پرانے زمانہ کے محلات ہوتے تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ گویا پرانے زمانہ کا نقشہ میرے سامنے آ گیا ہے جو ہمارے باپ دادا کے زمانہ میں تھا۔ اس وقت جبکہ قادیان کی ریاست تباہ نہیں ہوئی تھی۔ اور ہمارے باپ دادا برسر اقتدار تھے۔ وہ نقشہ میرے سامنے ہے۔ ان گھروں کے رہنے والوں کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ بھی ہمارے جدّی رشتہ دار ہیں۔ اس وقت مجھے کسی نے بتایا ہے۔ کہ ان لوگوں نے ہمارے پڑدادا کو پیغام دیا ہے۔ کہ آپ

پوری طرح کفار کا مقابلہ

نہیں کرتے۔ اگر یہ غفلت جاری رہی تو اس کے نتیجہ میں ریاست جاتی رہیگی اس لئے ہم خود ریاست پر قبضہ کر لینگے تاکہ ہم دشمن کا مقابلہ کریں۔ اور وہ ہم پر غالب نہ آ جائے۔ ممکن ہے ہمارے کسی پڑدادا کے زمانہ میں جب ریاست میں کمزوری پیدا ہوئی ہو۔ کسی رشتہ دار نے ایسا کہا بھی ہو۔ بہرحال یہ بات میں نے پرانے زمانہ کے متعلق وہاں سنی ہے۔ پھر میں وہاں سے چل پڑا۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

کوئی دشمن

ہمارے نقصان کی فکر میں ہے۔ میں آگے آگے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پیچھے پیچھے ہیں اور آپ کے پیچھے جماعت کے لوگ ہیں۔ یہ خواب کا نقشہ ایسا ہی ہے جیسے

شیخ احمد صاحب سرہندی

نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ میں آگے آگے ہوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پیچھے ہیں جب انہوں نے اپنا یہ خواب لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ تو جہانگیر کے پاس اس کی شکایت ہوئی۔ اور اس نے سرہندی صاحب کو گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا کہ یہ شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرتا ہے۔ لیکن آخر اللہ تعالےٰ نے اس کو توجہ دلائی۔ اور اس نے سید صاحب سے پوچھا۔ کہ اس خواب کا مطلب کیا ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ

جرنیل ہمیشہ بادشاہ کے آگے

ہی چلا کرتا ہے۔ جو جرنیل مقرر ہوتا ہے۔ کیا وہ بادشاہ کو لڑائی میں آگے کیا کرتا ہے۔ یا خود آگے ہو کر لڑا کرتا ہے۔ اسی طرح مجھے خدا تعالےٰ نے یہ بتایا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی حفاظت کے لئے مجھے جرنیل مقرر کیا گیا ہے۔ تو سرہندی صاحب کے خواب کی طرح میں رویا میں دیکھتا ہوں۔ کہ میں آگے ہوں۔ میرے پیچھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور آپ کے پیچھے جماعت کے افراد ہیں۔ چلتے چلتے ایک جگہ ایسی ہے۔ جیسے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ

کے مکانات ہیں۔ ان کے مکانات کے پاس سے ہم مکانات میں جانے کے لئے داخل ہوئے ہیں۔ اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چوک تک جانے کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک راستہ کی طرف میں گیا ہوں تو وہ بند ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دشمن نے شرارت کی وجہ سے اُسے بند کیا ہے۔ تاکہ ہمیں راستہ نہ ملے۔ اور وہ

حملہ کرنے میں کامیاب

ہو سکے۔ جب دیکھا کہ راستہ بند ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فکر کی آواز سے کہا۔ کہ یہ راستہ تو بند ہے۔ اس وقت میں نے دوسری طرف دیکھ کر کہا۔ یہ راستہ کھلا ہے۔ وہ راستہ اس قسم کا ہے۔ جیسے پرانے زمانہ میں مکانوں کے آگے پردہ کے لئے ایک دیوار بنائی ہوئی ہوتی تھی۔ تاکہ باہر سے مکان کے اندر نظر نہ پڑ سکے۔ خواب میں اسی طرح کی ایک دیوار ہے۔ اور اس کے ساتھ راستہ ہے۔ میں اس میں داخل ہو کر پہلے جنوب کیطرف اور پھر مڑ کر مغرب کی طرف گیا ہوں وہاں بھی دروازہ بند معلوم ہوتا ہے۔ لیکن دراصل وہ بند نہیں۔ بلکہ کھلا ہے۔ اور جس طرح سپرنگ والا دروازہ ہوتا ہے کہ کھولیں تو کھل جاتا ہے۔ اور چھوڑ دیں تو آپ ہی آپ بند ہو جاتا ہے

اس قسم کا وہ دروازہ ہے میں نے اس کو سوٹی سے دھکا دیا تو وہ کھل گیا۔ اس میں سے گزر کر

ہم چوک میں

آگئے ہیں۔ چوک میں ایک کمرہ ہے جو بہت وسیع ہے اور اس میں بیس پچیس کے قریب چارپائیاں آسکتی ہیں۔ اور کچھ چارپائیاں وہاں بچھی ہوئی بھی ہیں ان میں سے دو چارپائیاں شمالاً جنوباً بچھی ہوئی ہیں اور باقی شرقاً غرباً بچھی ہوئی ہیں۔ جو چارپائیاں شمالاً جنوباً بچھی ہوئی ہیں ان کی پائنتی کی طرف دوسری چارپائیاں ہیں جو شرقاً غرباً بچھی ہوئی ہیں۔ ان دو میں سے ایک پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھ گئے ہیں اور ایک پر میں بیٹھ گیا ہوں۔ اور باقی جماعت کے افراد دوسری چارپائیوں پر بیٹھ گئے ہیں۔ جو شرقاً غرباً بچھی ہوئی ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے چارپائی پر بیٹھ کر یا کھڑے ہوکر جہاں تک یاد پڑتا ہے کھڑے ہوکر

بڑے جوش سے تقریر

شروع کی۔ تقریر میں میں نے ایک خاص بات بتائی ہے جس کا اظہار خطبہ میں کرنا مناسب نہیں سمجھتا میں نے جماعت کے جن دوستوں کو بتانا مناسب سمجھا تھا ان کو بلا کر اسی دن وہ بات بتا دی تھی بہرحال میں نے ایک چیز کی طرف توجہ دلائی ہے جو

جماعت کی ترقی کے ساتھ تعلق

رکھتی ہے اور بار بار میں اس کی اہمیت بیان کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر تم یہ کام نہیں کرو گے تو احمدیت کو نقصان پہنچے گا۔ اور آئندہ اس نقصان کا مٹانا بہت مشکل ہو جائیگا۔ اس کے بعد میں نے کہا کہ دیکھو سب کے سب لوگ اس مقصد کو اپنے سامنے رکھ لو اور اسی کو سامنے رکھ کر کام کرو۔ اس وقت میں جوش میں آکر یہ آیت پڑھتا ہوں کہ دیکھو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اینما تولوا فثم وجہ اللہ کہ اس مقصد کو سامنے رکھ کر تم جدھر بھی منہ کرو گے وہیں

اللہ تعالیٰ کا چہرہ

ہوگا۔ اس وقت میں نے اس آیت کی ایک ایسی تفسیر بیان کی جو جاگتے ہوئے کبھی میرے ذہن میں نہیں آئی۔ میں نے اس آیت کو پڑھنے کے بعد اسے دہرانا شروع کیا اور تولوا کے لفظ پر زور دیا اور جماعت کو توجہ دلائی کہ دیکھو تولوا جمع کا لفظ ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو تم بحیثیت جماعت جدھر بھی پھرو گے ادھر ہی اللہ تعالیٰ کا منہ ہوگا۔ اور میں کہتا ہوں دیکھو اینما تولوا فثم وجہ اللہ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر جماعت کا مقصد ایک ہو۔ تو اس ایک مقصد کو سامنے رکھ کر پھر خواہ اس کے افراد مختلف جہات کی طرف جائیں ان میں تفرقہ پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ بحیثیت قوم کام کرنے والے ہونگے۔ اور اگر

کسی مقصد کے بغیر جماعت

ایک طرف بھی چلے تب بھی وہ پراگندہ اور متفرق ہونگے کیونکہ ان کے سامنے کوئی مقصد نہیں۔ جیسے ہمارے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کسیر جمع کرتے ہیں اب اگر کسیر جمع کرنے کے لئے کوئی مشرق کی طرف چلا جائے اور کوئی مغرب کی طرف چلا جائے کوئی شمال کی طرف چلا جائے اور کوئی جنوب کی طرف چلا جائے۔ تو باوجود مختلف جہات کی طرف جانے کے یہ متفرق نہیں ہوں گے بلکہ ایک ہی ہونگے۔ کیونکہ گو ان کی جہات مختلف ہیں مگر

مقصد ایک ہی

ہے۔ اور اس متحدہ مقصد کے لئے بظاہر مختلف جہات میں کام کر رہے ہیں مگر خدا کے نزدیک وہ سب ایک ہی ہیں۔ لیکن اگر دس پندرہ یا بیس آدمی اکٹھے مشرق کی طرف جا رہے ہوں مگر ان کے سامنے کوئی بھی مقصد نہ ہو۔ اور کچھ بھی ذہن میں نہ ہو کہ کہاں کیوں اور کس کام کے لئے جا رہے ہیں تو بظاہر وہ اکٹھے نظر آئینگے لیکن حقیقت میں وہ

پراگندہ اور متفرق

ہونگے کیونکہ ان کے سامنے کوئی مقصد نہیں۔ تو میں خواب میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ تم سب کا ایک جہت میں جانا ہی ضروری ہے بلکہ اگر تم مختلف جہات کی طرف ایک ہی مقصد لے کر جاؤ گے تو خدا تعالےٰ کے نزدیک تم اکٹھے ہی سمجھے جاؤ گے اور خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور تمہیں اپنا چہرہ دکھا دے گا۔ پھر میں اس کام کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہوں کہ یہ کام بظاہر دنیوی نظر آتا ہے لیکن یہ دنیوی نہیں۔ جو بھی اس کام کو کرے گا جس طرف بھی وہ پھرے گا اور جس جہت کو بھی وہ نکلے گا وہاں وہ خدا تعالےٰ کا چہرہ دیکھ لیگا اور خدا تعالےٰ اپنے آپ کو اس پر ظاہر کر دے گا۔ جب میں یہ تفسیر بیان کر رہا ہوں میں نے دیکھا کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ

خوشی سے چمک رہا ہے اس کے بعد میں بیٹھ گیا۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کمزوری محسوس ہوتی ہے میں لیٹ گیا۔ اور میں نے کہا کہ اب دوست چلے جائیں۔ جب میں نے کہا کہ اب دوست چلے جائیں تو کچھ دوست جلدی سے اٹھ کر چل پڑے اور کچھ آہستہ آہستہ اٹھنے لگے اور کچھ بیٹھے ہے اس موقعہ پر ایک نوجوان کھڑا ہوا اچھی طرح معلوم نہیں کہ کون ہے۔ یا ناصر احمد ہے یا میر محمد اسحاق صاحب مرحوم رہ ہیں۔ جو اٹھ کر لوگوں سے کہتے ہیں کہ جب کہا گیا ہے کہ چلے جاؤ تو پھر تم کیوں نہیں جاتے اور جو بیٹھے ہیں ان کو اٹھا رہے ہیں۔ اس وقت میری چارپائی پر دائیں طرف ایک نوجوان بیٹھا ہے جو رشتہ دار معلوم ہوتا ہے۔ غالباً دامادوں میں سے کوئی ہے۔ رشتہ پوری طرح ذہن میں نہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ

ہمارے گھر کا کوئی فرد

ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بات کو دیکھ کر کہ لوگوں نے پوری طرح میری فرمانبرداری نہیں کی۔ چارپائی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس نوجوان کے پاس آکر اور اس کا بازو پکڑ کر فرمایا کہ جانا ہے تو جاؤ اور اگر نہیں جانا تو کہدو کہ میں نے نہیں جانا۔ اس وقت میرے ذہن میں یہ آتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ خیال نہیں کہ اس نے نافرمانی کی ہے۔ بلکہ آپ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ تعلق کی وجہ سے سمجھتا ہے کہ میرا پاس رہنا ضروری ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام سمجھتے ہیں کہ اگر یہ بغیر استثناء کے بیٹھا رہا تو دوسرے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ حکم کا ماننا ضروری نہیں تو آپ یہ بتلانے کیلئے اور یہ احساس پیدا کرانے کیلئے کہ

حکم کی پوری فرمانبرداری کرنی چاہیئے

اور اس وسوسہ کو دور کرنے کے لئے جو اس نوجوان کے بیٹھنے سے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اس نوجوان سے فرماتے ہیں کہ جانا ہے تو جاؤ اور اگر نہیں جانا تو کہدو کہ میں نے نہیں جانا۔ دوسرے میرا ذہن اس طرف جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ اس نوجوان نے بیٹھنا ہو اور نکالنے والے اس کو باہر نکال دیں اور اس کی ہتک ہو۔ تو یہ دونوں باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقصود تھیں کہ

نکالنے والے اسکو نکالیں نہیں۔ اور اس کے بیٹھے رہنے کی وجہ سے کسی کو ٹھوکر بھی نہ لگے۔ اور یہ نہ سمجھا جائے کہ حکم کا ماننا ضروری نہیں۔ کیونکہ یہ نوجوان حکم کے باوجود بیٹھا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا۔ کہ جانا ہے تو جاؤ۔ اور اگر نہیں جانا تو کہدو کہ میں نے نہیں جانا اسوقت میری آنکھ کھل گئی

اس رویا میں

ایک اہم بات

وہ ہے۔ جس کو میں نے ظاہر نہیں کیا۔ وہ بات سلسلہ کی ترقی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ میں نے اس کو اس لئے ظاہر نہیں کیا۔ کہ اگر ایسی باتیں ظاہر کر دی جائیں۔ تو پھر دشمن بھی مقابلہ میں تیاری شروع کر دیتا ہے۔ اور پھر وہ مقصد حل تو ہو جاتا ہے۔ مگر دقتیں پیش آ جاتی ہیں۔ اس لئے بعض لوگوں کو جن کو بتانا میں نے مناسب سمجھا۔ یا جو اس کام کے اہل تھے۔ ان کو بلا کر وہ بات میں نے بتا دی تھی۔ بعض اور لوگ جو میرے نزدیک اس کام کے اہل ہونگے۔ ان کو بھی بتا دوں گا۔ گو وہ بات تو معمولی ہے۔ کوئی خاص بات نہیں مگر بہرحال وہ ایسی ہے۔ کہ اگر دشمن کو اس کا پتہ لگ جائے۔ تو وہ ہمارے کام میں روڑے اٹکا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس بات کے علاوہ بھی اس رویا میں بڑے بڑے اہم معاملات بتائے گئے ہیں۔ ایک تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا۔ کہ آپ میرے پیچھے چل رہے ہیں۔ جس میں خدا تعالےٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے

احمدیت کی ترقی

کو میرے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ گویا جدھر میں ہونگا۔ ادھر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہونگے۔ اور ادھر ہی خدا تعالیٰ ہوگا۔ دوسرے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے کہنے پر کہ اب دوست چلے جائیں۔ اور جب بعض لوگوں نے سستی دکھائی۔ تو اس پر آپ کا جوش میں آ جانا کہ لوگوں نے کیوں فرمانبرداری نہیں کی۔ اور اس جوش میں چارپائی سے اٹھ کر اس نوجوان کے بازو کو پکڑ کر کہنا کہ جانا ہے تو جاؤ اور اگر نہیں جانا تو کہہ دو کہ میں نے نہیں جانا بتاتا ہے۔ کہ امام کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ماننا بھی ضروری ہے۔ اور جو لوگ اس حکم کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ

خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب

بنتے ہیں۔ تیسرے اس رویا میں اللہ تعالیٰ نے اینما تولوا کے ماتحت اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ جماعت کو چاہیئے۔ کہ ایک مقصد کو سامنے رکھ کر کام کرے۔ اگر جماعت ہمیشہ ایک مقصد کو سامنے رکھ کر کام کریگی۔ تو خدا تعالےٰ ہماری جماعت کو اپنا چہرہ دکھانے میں بخل نہیں کریگا۔ لوگ ساری ساری عمر وظیفے کرنے میں گذار دیتے ہیں۔ اور ساری عمر اندھے ہی رہتے ہیں۔ اور اندھے ہی مر جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ اگر جماعت

ایک مقصد کو سامنے رکھ کر

چلے گی اور دین کی ترقی اور شوکت کے لئے کوشش کریگی۔ تو جدھر بھی وہ منہ کرے گی۔ اور جہاں بھی جائے گی۔ جب یہ وہاں پہنچیگی تو دیکھے گی۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کے انتظار میں پہلے سے وہاں کھڑا ہے۔ پس اس رویا میں

بشارتوں والی کئی شقیں

ہیں۔ خدا تعالےٰ ہماری جماعت کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جن لوگوں پر میں نے اس بات کا اظہار کیا ہے۔ خدا تعالےٰ ان کو توفیق دے۔ کہ وہ اپنا فرض سمجھیں۔ اور دوسرے حصہ کو بھی جس پر میں نے یہ بات ظاہر نہیں کی۔ عمدگی سے اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور بار بار اور ہر جگہ پر عمدگی سے اپنی چہرہ نمائی فرمائے۔ تاکہ ہم اگلے جہان میں اس کا چہرہ دیکھنے کے انتظار میں نہ رہیں۔ بلکہ اسی دنیا میں ہمیں اس کا چہرہ نظر آ جائے۔ آمین۔

درخواست دعا

لکھنؤ ۵ رمئی۔ برادر محمد اسحٰق صاحب لکھنؤ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یہاں وبائے ہیضہ نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے احباب جماعت احمدیہ اپنے اور دوسروں کے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اللہ ہی سب سے بہتر ہے

(از حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب)

ءاللہ خیر اما یشرکون۔ کیا اللہ بہتر ہے۔ یا وہ جو شرک کرتے ہیں۔ سبحان اللہ انسان کا بدن اس کے سارے قویٰ۔ اسکی کمائی ہوئی متاع اور اس کے منال اور اسکی سعی اگر اللہ ہے تو مبارک ہے ایسا انسان۔ مبارک ہیں اسکی عمر کے سارے ایام اور مبارک ہے اسکی دنیاوی معیشت۔ اور اسکی پھر خیر بھری عقبیٰ۔ اغیار کے ساتھ جتنے بھی گذرے برے گذرے۔ اور اپنی دنیا و آخرت کو بری طرح برباد کرتے ہوئے واصل جہنم ہوئے۔ انسان کی پیدائش کی غرض و غائت اپنی ہویٰ کو چھوڑ کر ھدی اللہ کی اتباع میں ہویٰ (ارادۃ النفس) کو لگانا ہے استقامت سے صبر سے اور ثبات دائمی سے یہی عبودیت ہے۔ اور یہی احسن اعمال ہیں۔ اور طالب رضائے مولیٰ کے لئے یہی ازلی ابدی اور محکم طریق ہے۔ ورنہ نادان بت پرست شجر و حجر کے عابد اور غیر اللہ کے احیاء اور عشاق اور اپنی ہویٰ کے متبع جن جن مصائب اور شدائد کا منہ دیکھتے ہیں۔ ان سے زمانہ کی فضا وپر ہے۔ قرطاس مملو ہیں۔ اور زبانیں بھی ان تذکروں سے نا آشنا نہیں ہیں۔ انسان ہے اسکی ہویٰ بھی ہے۔ اور سبیل اللہ (ھدی اللہ) بھی ہے۔ اگر ارادۃ النفس خدا تعالیٰ کی ہدایت کے تابع رہے گا۔ تو زمین و آسمان عدل پر قائم رہیں گے۔ ورنہ فسق و فساد پھیلے گا۔ اور ہر طرف سے مصائب و آفات اپنا منہ کھول کر اس پر حملہ آور ہونگی۔ دائیں سے بائیں سے آگے سے پیچھے سے اوپر سے نیچے سے۔ تب خدا تعالیٰ بھی اعراض کرے گا۔ اور اربعہ عناصر میں ہر قسم کی طغیانی آ کر انسان کا بڑی بیدردی سے شکار کریگی۔ یہ وباؤں سے مرتا ہے تو مرے اس پر زلزلے خس و خاشاک برساتے ہیں تو کھل کر برسائیں۔ آندھی آئے۔ پانی طغیانی دکھائے۔ آگ اسکی متاع کو راکھ کر دے۔ اس پر بجلیاں گریں۔ اور آسمان ٹوٹ پڑے۔ یہ سو طرح بلبلائے۔ چیخے اور چلائے یہ خاک میں ملتا ہے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ملے۔ جب اس کا الوَلی ہی اس سے منہ پھیر چکا۔ تو اب دوسرا کون ہے۔ جو اسکی چارہ گری کرے۔ جب مالک کی ملک نہیں بنتی۔ جب ربوبیت کا انکار ہے۔ جب رحم کو کوئی چیز جذب نہیں کرتی۔ تو پھر اسکی احسن تقویم کچھ نہیں۔ ہوا کا حصہ ہوا میں۔ مٹی کا مٹی میں آگ کا آگ میں اور پانی کا پانی میں مل کر رہے گا۔ انسانیت نہیں۔ تو پھر انسان کیسا۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ خدا تعالےٰ کی اطاعت میں ہی خدا تعالےٰ کے اسماء اپنی پوری تجلی سے اسکی ربوبیت کی تکمیل کرینگے۔ اور ربوبیت کی تکمیل اطاعت اللہ (احسن اعمال) اعنی ھدی اللہ یا سبیل اللہ کے اختیار کئے بغیر بھلا کیونکر مکمل ہو سکتی ہے۔ سبیل اللہ سے ہٹنا تو ہر قسم کے شر اور سیئات سے فوراً ملاقی ہونا ہے۔ یہی تو شرک ہے۔ پھر اس شرک سے کس خیر کی توقع ہو سکتی ہے دنیا کی کوئی چیز مال ہو اولاد ہو۔ صنعت ہو حرفت ہو۔ محبوب ہو۔ بیٹا ہو۔ کوئی حسین ساتھی ہو۔ خواہ باپ ہو۔ خواہ ماں ہو۔ صحت ہو۔ اور غم اور حزن سے نا مکدر زمانہ ہو۔ انسان کے قلب کو دائمی سکون دائمی قرار اور دائمی اطمینان کبھی بھی نہیں دے سکتے۔ یہی قضاء اللہ ہے۔ اس کے خلاف کبھی نہیں ہو سکتا۔ نہ ہوا نہ ہوگا۔ نماز ہو روزہ ہو۔ انفاق ہو۔ جہاد ہو۔ یہ اور ایسی ہی نیکیاں اگر صدق اور وفا سے نہیں کی گئیں۔ تو بھی تو جہنم سے اماں نہیں۔ شرک کا ہر قسم کا شائبہ نفاق بدول نہیں ہو سکتا۔ اور ضعف ایمان سے ہی ہوتا ہے۔ پھر یہ غیر طیب اس طیب کی بارگاہ میں اس علیم و خبیر کی نظر میں قبولیت کا شرف کیونکر اور کس طرح حاصل کر سکتا ہے۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ نرا مسلمان کہلانا ہی باعث نجات نہیں۔ بلکہ لوجہ اللہ صدق پر نجات کا مدار ہے۔ فاسق فاجر اور مسلم برابر نہیں ہو سکتے۔ اور اس کے لئے ہر طرح تمحیص اور حنیف مسلم ہونے کی از حد ضرورت ہے۔ ریاء نفاق سمعۃ اور نرا نام کسی کام کا نہیں ہے۔ حقوق اللہ بھی اخلاص محبت صبر اور صفاء سے سارے کے سارے ادا ہوں۔ اور حقوق العباد میں بھی ذرہ بھر ظلم نہ ہو۔ تب نجات کا منہ دیکھنا ملیگا۔ جتنی توبہ نصوحہ جتنا خشوع جتنا قنوت جتنا خضوع۔ جتنا صدق۔ جتنا تطہر جتنا اتقاء اور جتنی اطاعت و صبر حقوق اللہ میں اور جہاد اور شرک سے بکلی کنارہ کشی درکار ہے۔ اسی قدر کئے بغیر اسلام کے دائرہ میں مرکزی نقطے کے قریب ہونا مشکل ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساری عمر کے عمل پر نظر رکھی جائے تو کس قدر مجاہدہ لمرضاۃ اللہ نظر آتا ہے۔ بس یہی نمونہ انسانیت نے مرتبہ پر لیجا کر خدا تعالیٰ کے پورے پورے انعامات کا مستحق بنا سکتا ہے۔ ورنہ جتنا نقص فی العمل ہوگا اتنا ہی خسران ہوگا۔

حقوق العباد تو اور بھی نگہداشت کے لائق ہیں مگر ان اللہ لا یحب الجہر علی اللسان زبان پر بھی جہر کے حرکات نہ آنے پائیں۔ یہ طعنہ زنی غیبت افتری علی اللہ شرک کے کلمات بہتان۔ جھوٹ۔ تمسخر اور تنابز فی الکلام اور لغویات اور ہزل وگالی گلوچ اور کلمات حقارت سبکی کے سبب انسان کو دکھ دینے کے سبب سے حرام ہیں۔ رہے بڑے بڑے مکروہات اور فواحش اور محرمات انکی برائی اور انپر گرفت یہ تو بہت ہی بڑی بات ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی غیرت سے بچنے کا مقام ہے۔ اس کی مخلوق اس کی ملک ہے اور اس کے ہاتھوں کی بنی ہوئی عزیز ترین صنعت ہے جس کا ضائع ہونا وہ پسند نہیں کرتا۔ اسی لئے عالم اخروی میں اس کی بہترین تربیت کا اعلان انبیا کرتے چلے آئے ہیں۔ وہ الحکیم ہے۔ رب العالمین ہے۔ اس کے ہاتھ لغو حرکات اور بے معنی نتائج سے پاک ہیں۔ انسان کی خلق اس کی ربوبیت کا سلسلہ۔ خدا تعالیٰ کے صفات کی فعلی حرکت ہے۔ اور وہ عبث کام سے بکلی پاک ہیں۔ پس یہ انسان اور اس کا وہ اعلی الکبیر ملکہ مقدس آفتاب کبھی تعلق مشکلہ ہیں جن کو خود اسی خالق نے بابنیاد کیا ہے۔ صرف اسکو مہذب بنانے کے لئے تمدنی تخفیہ کے لئے اس عالم دنیا میں رکھا گیا ہے۔ اور اپنی رضا کی راہوں کو اور تمدنی زندگی کو بہترین رنگ میں رنگین کرنے کے طریق کو اسکے سامنے مفصل بیان اور عملی نمونہ سمیت رکھ دیا ہے۔ تا یہ بکلی مہذب اور مطہر ہو کر جنت کو جو اس کا دائمی گھر ہے ہر طرح زینت دیتا رہے۔ اور فتنہ و فساد سے اس گھر کو بالکل پاک رکھتے ہوئے امن و عافیت اور انشراح صدر سے ہشاش بشاش زندگی اور پر امن بود و باش کر سکے۔ حقوق اللہ تو خدا تعالیٰ انسان کے معاف کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس سا حلم اور غفر کس میں ہے۔ لیکن حقوق العباد تو بندے ہی آپس میں معاف کریں تو بچاؤ ہوگا۔ ورنہ ذرہ ذرہ کا حساب دینا ہوگا الا بعض عباد تو ایسے بھی ہیں۔ ان کی طرف میلی آنکھ

کی نہیں۔ بد خیالات آئے نہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے اعراض کیا نہیں۔ بے بس اور ضعیف اور درماندہ کے حقوق تلف کرنے میں کسی جابر کو کیا دیر لگتی ہے۔ لیکن نہیں نظر تو یہ ہونی چاہیئے کہ یہ مخلوق ہے کسی احکم الحاکمین کی ملک۔ تمام گمناہ خدا تعالیٰ کے بالمقابل آنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر حیا اور خشیت اور اس کے منشاء کے مقابل اپنے منشاء کو شریک نہ کیا جائے تو پھر اتقا ممکن ہے۔ مگر جس لذت کیلئے اور جس خیر کی توقع رکھ کر اللہ کو چھوڑا جائیگا اس میں بھلا کونسی خیر ہوگی۔ ہوگی تو تا بکے اور کس حد تک

ہر وہ حرکت جو تلذ الاعین اور حظوظ نفسانی کے لئے معین حد سے متجاوز ہو جائے گی۔ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے نفس کی خواہش کو کھڑا کرنے کی وجہ سے ہی ہوگی۔ پھر لا الہ الا اللہ کب اخلاص سے کہا جائے گا۔ اللہ تو پھر حضرت نفس ہی ٹھہریں گے۔ اور یقیناً اسوۂ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انحراف ہو جائے گا۔ یہ طریق الی جہنم ہوگا۔ نہ کہ الی دار الخلد۔ اللھم ادخلنا برحمتک فی عبادک المخلصین و نجنا برحمتک من القوم الکافرین۔ آمین یا رب العالمین

تبلیغی مہمات ــ درخواست دعا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس ہدایت کی تعمیل میں کہ ایسی جماعتوں میں جہاں بیعت کی رو چلی ہوئی محسوس ہو مبلغ بھجوایا جائے۔ جو جماعت کے ساتھ مل کر تبلیغ کرے۔ نظارت دعوت و تبلیغ کی وساطت سے سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کی جماعت میں بھجوایا گیا۔ مولوی صاحب وہاں ۱۴ر اپریل سے ۲۷ر اپریل تک ۱۴ روز رہے۔ ان کی قیادت میں جماعت نے متحدہ طور پر مقامی لوگوں اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور ارد گرد کے دیہات میں مستعدی سے تبلیغ کی۔ اس دوران میں دو احباب داخل احمدیت ہوئے۔ الحمد للہ

مندرجہ ذیل احباب نے نمایاں کام کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کی جدوجہد میں برکت دے۔ اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو احمدیت میں داخل فرمائے۔ سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ چودھری محمد حیات صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ۔ چودھری غلام محمد صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ میاں نواب دین صاحب سکرٹری مال " " " " میاں علی محمد صاحب محصل " " " " "

انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری

امانت تحریک جائداد

ہر وہ شخص جو احمدی ہے۔ اسے کچھ نہ کچھ ماہوار پس انداز کرنا چاہیئے۔ تا وہ ضرورت کے وقت خدمت دین میں لا سکے۔ یا اس کے اپنے فوری اور ضرورتوں کے وقت کام آسکے۔ اس کے لئے بہترین ذریعہ امانت تحریک جائداد ہے۔ جس کی تحریک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ اس میں روپیہ داخل کرنے یا واپس لینے کے لئے یہی شرط ہے کہ آپ جب چاہیں تحریری اطلاع کر کے واپس لے لیں۔ پس ہر ایک احمدی تحریک جدید کی امانت تحریک جدید کے ماتحت اپنا روپیہ جمع کرائے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

بیرونی مجالس انصار اللہ مطلع رہیں

بیرونی مجالس انصار اللہ کے لئے پہلے یہ فیصلہ تھا کہ چندہ انصار اللہ جو وہ اپنے ممبران سے وصول کریں۔ اس کا ایک چوتھائی مرکز میں بھیجیں اور تین چوتھائی انصار اللہ کی مقامی ضروریات کے لئے خود رکھ لیا کریں۔ لیکن اب یہ فیصلہ ہوا ہے کہ نصف مرکز میں بھیجیں۔ اور نصف مقامی ضروریات کے لئے رکھا جایا کرے۔ لہٰذا زعماء صاحبان انصار بیرونی مجالس اور منتظم صاحبان مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ چندہ ماہواری انصار اللہ جو ممبران سے وصول کیا جاتا ہے۔ اس کا نصف حصہ مرکز میں بطور امانت مرکزیہ مجلس انصار اللہ۔

تمام محاسب صاحب قادیان ماہ بماہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک بھجواتے رہیں اور نصف مقامی ضروریات کے لئے رکھ لیا جایا کرے۔ جس کی آمد خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جائے۔ لیکن انصار اللہ کے لئے جو عطیات وصول ہوں وہ تمام کے تمام مرکز میں آنے چاہئیں۔ اس میں سے کوئی حصہ مقامی ضروریات کے لئے نہیں رکھا جانا چاہیئے۔

قائد مال مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان۔

ضرورت

مجلس خدام الاحمدیہ کا کام اپنے استحکام کے ساتھ ساتھ وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس کے لئے مرکزی دفتر میں عملہ کی ضرورت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ چنانچہ حسب ذیل گریڈ کے مطابق کارکنان کی ضرورت ہے

گریڈ اول بہ میٹرک یا مولوی فاضل پاس ۴۰ عملہ ۱-۵۰ مہنگائی الاؤنس ۱۱ روپے

گریڈ دوم انڈر میٹرک ۲۵ + ۲ - ۳۰ مہنگائی الاؤنس ۱۰ روپے

دفتر مرکزیہ میں کارکنان کی تقرری مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ کام کی جلد جلد ترقی کے ساتھ ساتھ کارکنان کی بھی اسی رفتار کے ساتھ ترقی کے واضح امکانات ہیں۔ کارکنان کے لئے پراویڈنٹ فنڈ کا طریق بھی جاری ہے۔

ضرورت مند احباب جو بیس تا تیس سال کی عمر کے ہوں اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ صدر محترم کی خدمت میں جلد بھجوا دیں۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

گورمکھی تبلیغی لٹریچر

گورمکھی میں مندرجہ ذیل تبلیغی لٹریچر دفتر نشر و اشاعت میں موجود ہے۔ احباب اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کریں زیادہ تعداد میں منگوانے والوں کو ۲ر فی روپیہ کمیشن دیا جائے گا۔

(۱) پیغام صلح .... قیمت ۳ر فی نسخہ
(۲) ساڈا اصل ...... قیمت ۲ر فی نسخہ
(۳) سکھ سنہیا .... قیمت ۲ فی نسخہ
(۴) حضرت بابا نانک رح } قیمت گورمکھی ۴ر فی نسخہ
اور تعلیم وحدانیت } قیمت اردو ۴ر فی نسخہ
(۵) امن عالم .... قیمت ۱ر فی نسخہ
(۶) اسلام اور سکھ گرنتھ قیمت ۱ر فی نسخہ
(۷) مرزا مہدی پرگٹ ہو گیا ہے اگر دو قیمت ۰ر فی نسخہ

ملنے کا پتہ دفتر نشر و اشاعت قادیان پنجاب

منارۃ المسیح ہال کے لئے پانچ سال میں پچیس لاکھ روپیہ جمع کیا جائیگا

احباب جماعت کو معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۴۵ء مطبوعہ الفضل یکم مئی ۱۹۴۵ء میں "منارۃ المسیح" کے چندہ کی تحریک کو دو لاکھ کی بجائے پچیس لاکھ تک بڑھا دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ "جو تحریک مجلس شوریٰ کے موقعہ پر کی گئی تھی۔ وہ تحریک ایک وقتی اندازہ کے مطابق کی گئی تھی۔ اور اس میں کام کا ایک بڑا حصہ نظر انداز ہو گیا تھا لیکن بعد میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ خالی شیڈ سے اس قسم کی جلسہ گاہ کا کام نہیں لیا جا سکتا جس میں ایک لاکھ آدمی بیٹھ سکیں۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔ اگر لکڑی کی گیلریاں یا لوہے کی تختیاں وغیرہ لگائی جائیں۔ تو وہ آٹھ لاکھ روپے میں بنے گی"

اس کے بعد حضور نے اس ہال کے دیگر لوازمات (کتب و عمارات لائبریری اور اس کے لٹریچر کو پڑھنے والے علماء و مصنفین کی رہائش اور گزارہ کے اخراجات اور مطبع اور اشاعت کتب وغیرہ ضروریات) کی تفصیل بیان کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"یہ وہ صحیح طریقہ ہے جس کے ذریعہ ہم علمی دنیا میں ہیجان پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اس سارے کام کے لئے پچیس لاکھ روپے کی ضرورت ہے ۔۔۔۔۔۔ اسلئے بیرونی دوستوں کے لئے بھی بڑا موقعہ ہے کہ وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ثواب حاصل کریں ابھی پانچ سال کا عرصہ پڑا ہے۔ خدا نے چاہا تو اس عرصہ میں جماعت بھی بڑھ جائے گی اور ایمان بھی بڑھ جائیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ کا منشا ہو۔ تو پانچ سال میں۔ اور اگر خدا کا منشا اسکے لمبا کرنے کا ہو تو اس سے زیادہ عرصہ میں ہم اس پچیس لاکھ والی سکیم کو مکمل کر سکتے ہیں"

لیکن اس وقت جو وعدے "منارۃ المسیح ہال" کے متعلق موصول ہو رہے ہیں۔ ان کی رفتار اور مقدار سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر احباب یا تو اس وجہ سے خاموش ہیں کہ انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یہ ایک وقتی تحریک تھی۔ جس کا مطالبہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر ہی چند سو آدمیوں نے پورا کر دیا تھا۔ اور یا اس وجہ سے ڈھیلے پڑ گئے ہیں کہ موجودہ صورت میں جس قدر وہ حصہ لے سکتے تھے۔ اسی کو کافی سمجھ بیٹھے ہیں۔ لیکن آئندہ پانچ سالوں میں جس قدر وہ ادا کر سکتے ہیں اس کا خیال نہیں کیا گیا اور سب سے بڑی وجہ اس سہل انگاری اور سست رفتاری کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ اکثر احباب اس تحریک کو صرف دو لاکھ کی حد تک محدود خیال کر کے آگے قدم بڑھانے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان بھر کی جماعتوں کا بیشتر حصہ ابھی تک خاموش بیٹھا ہے۔ اور جو احباب وعدے بھیج رہے ہیں وہ بھی پانچ دس روپے تک کی معمولی رقموں کے ہی ہیں۔ حالانکہ اگر وہ پچیس لاکھ روپیہ کی سکیم کو پانچ سال کے عرصہ میں پورا کرنے کی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے تو بہت زیادہ رقم اس مد میں پیش کر سکتے تھے۔

لہذا احباب جماعت کو بذریعہ اعلان ہذا آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں ان تمام امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے وعدے جلد از جلد بڑھا چڑھا کر پیش کرنے چاہئیں۔ اور ساتھ ہی تحریر کرنا چاہیئے کہ وہ رقم موعودہ کب تک اور کس طریق سے ادا کرینگے۔

(نوٹ) اس تحریک کا جواب تمام جماعتوں کو اور جو افراد اپنا چندہ براہ راست مرکز کو بھیجتے ہیں سب کو دینا چاہیئے۔ اگر وہ پہلے وعدہ لکھوا چکے ہیں تو اس کا ذکر ان جوابوں میں ضرور آ جانا چاہیئے کیونکہ جس طریق سے احباب اور جماعتوں ...

ناظر بیت المال

غیر مسلم اقوام کیلئے بیس ہزار روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا۔ تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی راہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے بھی ربانی قانون ثابت ہے۔ خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جس کی تعلیم سے انسان دونوں جہان میں فلاح پا سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے یعنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ولکل امۃ رسول۔ یعنی ہر ایک قوم کے لئے ایک رسول ہے سورۃ ۱۰ آیت ۴۸ پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ثم ارسلنا رسلنا تترا یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے ۲۳/۴۴ مگر اسلام کے پیشتر وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ آخر وہ زمانہ آیا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا۔ اور صاف جتلا دیا۔ کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔ یعنی جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین چاہے گا۔ وہ تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ ۳/۸۵

اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرے۔

ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بغداد ۶ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ عراقی وزیر داخلہ نے دوبارہ غور و خوض کے بعد کچھ نظربندوں کو رہائی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلہ کے مطابق ۷۴ قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں۔ انہیں محوریوں کی حمایت کی بناء پر ۲ مئی ۱۹۴۱ء میں نظربند کیا گیا تھا۔

بغداد ۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عراق اور تین ہمسایہ ممالک شام۔ لبنان اور فلسطین کے درمیان تجارتی معاہدات طے پا گئے ہیں۔ جن کی رو سے ان کو عراق سے برآمد کی اجازت ہو گئی ہے۔ یہ برآمد کچھ عرصہ ہوا۔ تھوڑی سی مدت کے لئے روک دی گئی تھی۔

لنڈن ۶ مئی۔ دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ترکی اور برطانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ طے پا گیا ہے۔ اور اس پر دستخط ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جمعہ کو علی الصبح روسی فوج برلن شہر میں سرنگوں کے اندر گرداوری کرتی رہی۔ اور اسے اسی اثناء میں ہٹلر کی نعش مل گئی ہے

لاہور ۶ مئی بھائی پرمانند راجہ نریندر ناتھ آنجہانی کی جگہ پنجاب ہندو سبھا کے صدر منتخب کئے گئے۔

لنڈن ۶ مئی۔ پنجشنبہ کی رات کو جرمنی کے تمام نازی ریڈیو سٹیشنوں سے ایک الوداعی پیغام نشر کیا گیا۔ جس میں کہا گیا۔ کہ جرمنی جنگ ہار چکا ہے۔ اور اب وہ اپنا پروپیگنڈا بند کرتا ہے۔

ماسکو ۶ مئی۔ برلن پر سرخ افواج کا قبضہ ہونے کے اعلان پر سوویٹ دارالسلطنت میں یوم فتح منایا گیا۔ فتح کی خوشی میں ۳۲۴ توپیں داغی گئیں۔ اور فتح کے ترانے بجائے گئے۔

لنڈن ۶ مئی۔ برطانیہ میں ہوائی حملوں سے بچنے کے انتظامات بند کر دیئے گئے ہیں۔ جنرل آئزن ہوور نے مسٹر چرچل کو پیغام بھیجا ہے۔ کہ برطانوی لوگوں نے گذشتہ مصائب کے دور میں جو برداشت اور حوصلہ دکھایا ہے۔ وہ تاریخ کا اہم باب ہے۔

پیرس ۶ مئی۔ ساتویں امریکن فوج کے محاذ سے رائٹر کے نامہ نگار خصوصی نے اطلاع دی ہے کہ امریکن فوجوں نے برچٹس گیڈن پر قبضہ کر لیا ہے اور یہاں جرمنوں کا صفایا کر دیا ہے یہ ہٹلر کا خاص حفاظتی قلعہ تھا۔

کانڈی ۶ مئی۔ جنوب مشرقی ایشیا کمانڈ کے ایک اعلان میں لکھا گیا ہے۔ کہ برطانوی دستوں نے رنگون کے قریب پیگن پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس شہر میں تیل صاف کرنے کا کارخانہ ہے۔

پیرس ۶ مئی۔ اتحادی ہیڈ کوارٹروں سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ڈنمارک۔ ہالینڈ اور شمال مغربی جرمنی میں جرمن فوجوں کے ہتھیار ڈالنے کے بعد ہتھیار ڈالنے کی شرائط پر عمل شروع ہو گیا ہے۔ ایک جرمن اعلان کے مطابق برطانوی فوج نے کیل کے بحری اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہٹلر کے جانشین امیر البحر ڈونٹز نے جرمن ریڈیو پر اعلان کیا ہے۔ کہ اب مغرب میں لڑائی جاری رکھنا بیکار ہے۔ لیکن بالشوزم کے خلاف لڑائی جاری رکھی جائے گی۔

لنڈن ۶ مئی۔ بورنیو اور رنگون پر حملہ کے بعد اتحادی فوجیں سنگاپور کے بحری اڈے پر اترنے والی ہیں۔

لنڈن ۴ مئی۔ چونکہ اب جنگ ختم ہو رہی ہے۔ "ڈیلی ایکسپریس" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی فوج کے ایک حصہ کو جسے بعد میں بھرتی کیا گیا تھا۔ ملازمت سے سبکدوش کیا جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۶ مئی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کو اطلاع ملی ہے۔ کہ پریذیڈنٹ ٹرومین نے بتایا۔ کہ مجھے نہایت معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ ہٹلر فی الواقع مر چکا ہے۔

سٹاک ہالم ۶ مئی۔ قابل اعتماد ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ برطانوی افواج نے سرحد جٹ لینڈ کو عبور کر لیا ہے۔

ماسکو ۶ مئی۔ برلن میں جرمن فوجیں اس کثرت سے ہتھیار ڈال رہی ہیں۔ اور باہر سے جنگی قیدی اتنے زیادہ آ رہے ہیں۔ کہ روسی افسروں کے لئے حساب رکھنا ناممکن ہو گیا ہے۔ شہر میں بجلی اور پانی کا انتظام بحال ہو گیا ہے۔

لنڈن ۶ مئی۔ اس وقت لندن میں جنگ کے خاتمہ کے متعلق طرح طرح کی افواہوں کا دور دورہ ہے۔ تمام انگریز اب جنگ کو ختم سمجھتے ہیں۔ اور جشن منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ رجعت پسند سیاسی حلقوں کو خدشہ ہے۔ کہ ماسکو کے سیاستدان برلن پر روسی فوجوں کے قبضہ کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرینگے۔ اور روس جلد ہی برلن میں جرمنوں کی عارضی گورنمنٹ کے قیام کا اعلان کر دیگا۔ چنانچہ مارشل پولس کی سرکردگی میں ماسکو میں فری جرمن کمیٹی پہلے ہی بن چکی ہے۔

پیرس ۶ مئی۔ جرمن ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دشمن نے اپر آسٹریا کے صدر مقام لنز پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن فوجیں پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

لنڈن ۶ مئی۔ بچے کھچے جرمن لیڈر اس وقت دو پارٹیوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور دونوں میں حصول اقتدار کے لئے رسہ کشی ہو رہی ہے ہملر اور اس کے ساتھی نہ صرف اتحادیوں کے بلکہ اب روس کے سامنے بھی ہتھیار ڈالنے پر آمادہ ہیں۔ لیکن ہٹلر کا جانشین ایڈمیرل ڈونیٹز اس قسم کی صلح کے خلاف ہے۔ لنڈن میں یہ یقین پایا جاتا ہے۔ کہ مارشل رنسٹیڈ نے اس پارٹی سے گھبرا کر اپنے آپ کو گرفتار کرا دیا ہے

پشاور ۶ مئی۔ سردار منگل سنگھ ایم ایل اے (مرکزی) نے اکالی کانفرنس پشاور میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر حکومت نے مسلمانوں کے ساتھ پاکستان کے مسئلہ پر صلح کرنے کی کوشش کی۔ تو ہندوستان کے سکھ کھلی بغاوت کر دینگے۔

سان فرانسسکو ۶ مئی محترمہ وجے لکشمی پنڈت نے سودننگ کلب میں مسٹر رابرٹ لوکھے ممبر آف پارلیمنٹ کے ساتھ ہندوستان کے موضوع پر مباحثہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر منچوریا پر جاپان کا کوئی حق نہیں۔ اگر جرمنی ان ملکوں پر کوئی حق نہیں رکھتا جن پر اس نے قبضہ کر رکھا تھا۔ تو ہندوستان پر برطانیہ کا کوئی حق نہیں۔ مزید کہا۔ کہ جب تک ہندوستان آزاد نہیں ہوتا۔ اس وقت تک وہ ان مسائل کو حل نہیں کریگا۔ جو اسکو در پیش ہیں اور جو اسکی پولیٹیکل غلامی کا نتیجہ ہیں۔ ہندوستان گذشتہ ۲۵ سال سے آزادی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اور وہ اپنے معاملات کو سنبھالنے اور آزادی کی حفاظت کرنے کے بالکل اہل ہے۔ جو کچھ بھی اس نے اس جنگ میں کیا ہے۔ اس سے اسکی غلامی کی میعاد لمبی ہوئی ہے۔ کم نہیں ہوئی۔

نئی دہلی ۶ مئی۔ تازہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رنگون کے گورنمنٹ ہاؤس اور جنوبی حصے پر اتحادی فوجوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ جاپانی فوجیں شہر سے چلی گئی ہیں۔

لنڈن ۶ مئی۔ مارشل ٹیٹو نے پروٹسٹ کیا ہے۔ کہ اتحادی فوجیں یوگوسلاویہ کے تین شہروں میں داخل ہو گئی ہیں۔ انہیں فوراً پیچھے ہٹ جانا چاہیئے۔ ورنہ جھگڑا بڑھ جائیگا۔

سان فرانسسکو ۶ مئی۔ ہندوستانی وزارت کے رکن سر فیروز خان نون سے ان ہندوستانی اخبار نویسوں نے جو کانفرنس میں حاضر ہوئے ہیں۔ ملاقات کی۔ آپ نے ان کے سامنے اعلان کیا۔ کہ ہندوستان میں کوئی ایسی جماعت نہیں۔ ہندوستان کے باہر کوئی ایسا ہندوستانی بھی بقید حیات۔ موجود نہیں۔ جو اپنے وطن کو غیر ملکی اثر و نفوذ سے آزاد دیکھنے کا خواہشمند نہ ہو۔ ہم آزادی کب حاصل کر سکیں گے۔ اس معاملہ کا انحصار ہماری ذات پر ہے۔ سر فیروز خان نون نے یہ بھی بتایا۔ کہ اگر کانگرس مسلمانوں کے ساتھ مفاہمت کرے۔ تو انگریز ہندوستان سے کل ہی نو دو گیارہ ہو جائیں۔

لنڈن ۶ مئی۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ لارڈ ویول ہندوستان واپس آکر صوبائی گورنروں کی ایک کانفرنس منعقد کرینگے۔ جس میں ملک کی سیاسی صورت حالات زیر غور آئے گی۔ تشدد کے مجرم قیدیوں کے سوا باقی تمام سیاسی اسیر رہا کر دیئے جائینگے۔

منیلا ۶ مئی۔ اعلان کیا گیا۔ کہ تاراکان میں آسٹریلوی فوجوں نے لنکاس کے پاس جاپانیوں کی فوجی بارکوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

گوام ۶ مئی۔ امیر البحر نمٹز کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جمعہ کے روز جاپانی ہوائی جہازوں نے جزیرہ اوکے ناوا کے قریب امریکہ کے چار ہلکے بحری جہازوں کو غرق کر دیا۔

لکھنؤ ۶ مئی۔ ہیضے نے شہر میں خوفناک صورت اختیار کر لی ہے۔ اموات کی تعداد میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ اموات کی یومیہ اوسط تیس ۳۰ ہے۔

لاہور ۶ مئی۔ سونا ۷۳/- چاندی ۱۳۱/- پونڈ ۸۲/۱۲/-

امرتسر ۶ مئی۔ سونا ۷۶/- چاندی ۱۳۱/- پونڈ ۸۲/۱۲/-۔

لائل پور ۶ مئی۔ گندم ۹/۶/- تا ۹/۱۲/- چنے ۷/-/- مکئی ۶/۷/- جو ۴/۱۲/- بنولہ خالص ۸/۱۱/-